ولی اللہ
بنانے والے چار اعمال

عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ
گلشن اقبال بلاک نمبر ۲ کراچی فون ۴۹۸۱۹۵۸

حفاظتِ نظر

پاگل کی طرح پھرتے ہیں عُشاقِ مجازی
بے چین ہیں دن رات یہ بدنام زمانہ

رہنا ہے اگر چین سے سُن لو یہ مِری بات
آنکھوں کو حسینوں کی نظر سے نہ ملانا

اختؔر کی یہ اِک بات نصیحت کی سُنو تم
ان مُردہ حسینوں سے کبھی دل نہ لگانا

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولی اللہ بنانے والے چار اعمال

از عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد اختر صاحب ادام اللہ ظلالھم علینا

چار اعمال ایسے ہیں کہ جو اُن پر عمل کرے گا مرنے سے پہلے ان شاء اللہ تعالیٰ ولی اللہ بن کر دُنیا سے جائے گا اور اُن کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ دین کے تمام احکام پر عمل کی توفیق ہوجائے گی کیونکہ یہ احکام لوگوں کو مشکل معلوم ہوتے ہیں بوجہ نفس پر گراں ہونے کے۔ جو طالب علم پرچہ کے مشکل سوال حل کرلیتا ہے اُس کو آسان سوال حل کرنا مشکل نہیں ہوتا۔ پس نفس پر جبر کر کے اللہ کو خوش کرنے کے لئے جو مندرجہ ذیل اعمال کرے گا اُس کو پورے دین پر عمل کرنا آسان ہوجائے گا اور وہ اللہ کا ولی ہوجائے گا۔

(۱) ایک مُٹھی ڈاڑھی رکھنا

بخاری شریف کی حدیث ہے

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ

فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ

(بخاری ج ۲ بابُ تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ ص ۸۷۵)

ترجمہ: مشرکین کی مخالفت کرو ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تھے تو اپنی ڈاڑھی کو اپنی مُٹھی میں پکڑ لیتے تھے پس جو مُٹھی سے زائد ہوتی تھی اس کو کاٹ دیتے تھے

اور بخاری شریف کی دوسری حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى

(بخاری ج ۲ باب اعفاء اللحی ص ۸۷۵)

ترجمہ: مونچھوں کو خوب باریک کترا ؤ اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔

پس ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے جس طرح وتر کی نماز واجب ہے، عید الفطر کی نماز واجب ہے، بقر عید کی نماز واجب ہے، اسی طرح ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور چاروں اماموں کا اس پر اجماع ہے، کسی امام کا اس میں اختلاف نہیں۔ علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں:

اَمَّا اَخْذُ اللِّحْيَةِ وَهِيَ مَا دُوْنَ الْقُبْضَةِ كَمَا يَفْعَلُهٗ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ اَحَدٌ

(شامی جلد ۲ ص ۱۲۳)

ترجمہ: ڈاڑھی کا کترانا جبکہ وہ ایک مُٹھی سے کم ہو جیسا کہ بعض اہلِ مغرب اور ہیجڑے لوگ کرتے ہیں کسی کے نزدیک جائز نہیں۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہشتی زیور جلد: ۱۱، صفحہ ۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاڑھی کا منڈانا یا ایک مُٹھی سے کم پر کترانا دونوں حرام ہیں اور ڈاڑھی ڈاڑھ سے ہے اس لئے ٹھوڑی کے نیچے سے بھی ایک مُٹھی ہونی چاہیے اور چہرہ کے دائیں اور بائیں طرف سے بھی ایک مُٹھی ہونا چاہیے یعنی تینوں طرف سے ایک مُٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے۔ بعض لوگ سامنے یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے تو ایک مُٹھی رکھ لیتے ہیں لیکن چہرہ کے دائیں اور بائیں طرف سے کترا دیتے ہیں۔ خوب سمجھ لیں کہ ڈاڑھی تینوں طرف سے ایک مُٹھی رکھنا واجب ہے۔ اگر ایک طرف سے بھی ایک مُٹھی سے چاول

برابر کم یعنی ذرا سی بھی کم ہوگی تو ایسا کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

۲۔ ٹخنے کھلے رکھنا یعنی پاجامہ شلوار وغیرہ سے ٹخنوں کو نہ ڈھانپنا

مَردوں کو ٹخنے ڈھانپنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

بخاری شریف کی حدیث ہے:

﴿ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِى النَّارِ ﴾

(بخاری ج ۲ ص ۸۶۱ بابُ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَفِى النَّارِ)

ترجمہ: اِزار سے (پاجامہ، لُنگی، شلوار، کرتہ، عمامہ، چادر وغیرہ سے) ٹخنوں کا جو حصہ چھپے گا دوزخ میں جائے گا۔

معلوم ہوا کہ ٹخنے چھپانا کبیرہ گناہ ہے کیونکہ صغیرہ گناہ پر دوزخ کی وعید نہیں آتی۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارن پوری

رحمۃ اللہ علیہ نے بذل المجهود شرح ابی داؤد میں لکھا ہے کہ اِزار سے مراد وہ لباس ہے جو اوپر سے آرہا ہے جیسے تہبند، لُنگی، شلوار، پاجامہ، کرتہ، وغیرہ اس سے ٹخنے نہیں چھپنا چاہئیں۔ جو لباس نیچے سے آئے جیسے موزہ اس سے ٹخنے چھپانا گناہ نہیں لہٰذا اگر ٹخنے چھپانے کو جی چاہتا ہے تو موزہ پہن لیں لیکن موزہ پہننے کی حالت میں بھی شلوار تہبند، پاجامہ، چادر یا کرتہ وغیرہ ٹخنوں سے نیچے رکھنا جائز نہیں بلکہ اس حالت میں بھی اوپر سے نیچے کی طرف آنے والے لباس کا ٹخنوں سے اوپر رہنا ہی واجب ہے۔ اور ٹخنے دو حالتوں میں کھلے رہنا ضروری ہیں:۔

(۱) جس وقت کھڑے ہوں (۲) جس وقت چل رہے ہوں

پس اگر بیٹھنے میں یا لیٹے ہوئے ٹخنہ ازار سے چھپ جائے تو کوئی گناہ نہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ٹخنے صرف نماز میں کھلے ہونے

چاہئیں اس لئے جب مسجد میں آتے ہیں تو ٹخنے کھول لیتے ہیں۔ یہ سخت غلط فہمی ہے۔ خوب سمجھ لیں کہ ٹخنے کھولنا صرف نماز ہی میں ضروری نہیں بلکہ جب کھڑے ہوں یا چل رہے ہوں تو ٹخنے کھلے رکھنا ضروری ہے ورنہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوں گے۔

حضرت علامہ خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

﴿ وَهٰذَا فِیْ حَقِّ الرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَاءِ ﴾

(بذل المجهود، كتاب اللباس ص ٥٧)

اور یہ حکم صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کو ٹخنے چھپانے کا حکم ہے۔

ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

﴿ اِنِّیْ حَمِشُ السَّاقَیْنِ ﴾

کہ میری پنڈلیاں سوکھ گئی ہیں۔

مطلب یہ تھا کہ کیا اس بیماری کی وجہ سے میں ٹخنے ڈھانپ

سکتا ہوں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ٹخنہ چھپانے کی اجازت نہیں دی اور فرمایا:

﴿ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْبِلَ ﴾

(فتح الباری ج ۱۰ کتاب اللباس ص ۲۶۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ٹخنہ چھپانے والے سے محبت نہیں کرتے۔

دوستو! غور کریں کہ ٹخنہ چھپا کر اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم ہو جانا کہاں کی عقلمندی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے جن کی چادر نیچے زمین پر گھسٹ رہی تھی فرمایا جو تازیانہ محبت ہے کہ:

﴿ اَمَا لَکَ فِیَّ اُسْوَۃٌ ﴾

(فتح الباری ج ۱۰ کتاب اللباس ص ۲۶۳)

ترجمہ: کیا میرے طرزِ حیات میں تیرے لئے نمونہ نہیں ہے؟

پس محبت کے لئے صرف زبانی دعوے کافی نہیں ہیں، محبت تو محبوب کی اطاعت پر مجبور کرتی ہے۔

لَوْ کَانَ حُبُّکَ صَادِقاً لَاَ طَعْتَهٗ

اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٌ

یعنی اگر تو محبت میں صادق ہوتا تو محبوب کی اطاعت کرتا کیونکہ عاشق جس سے محبت کرتا ہے اس کا مطیع وفرماں بردار ہوتا ہے۔ پس محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اللہ ورسول کی نافرمانی نہ کریں، ان کے ہر حکم کو بجالائیں تو ہم محبت میں سچے ہیں۔

۳۔ نگاہوں کی حفاظت کرنا

اس معاملہ میں آج کل عام غفلت ہے۔ بدنظری کو لوگ گناہ ہی نہیں سمجھتے حالانکہ نگاہوں کی حفاظت کا حکم اللہ تعالیٰ

نے قرآن پاک میں دیا ہے:

﴿ قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ ﴾

ترجمہ: اے نبی! آپ ایمان والوں سے کہہ دیجئے

کہ اپنی بعض نگاہوں کی حفاظت کریں

یعنی نامحرم لڑکیوں اور عورتوں کو نہ دیکھیں۔ اسی طرح بے ڈاڑھی مونچھ والے لڑکوں کو نہ دیکھیں یا اگر ڈاڑھی مونچھ آبھی گئی ہے لیکن ان کی طرف میلان ہوتا ہے تو ان کی طرف بھی دیکھنا حرام ہے۔ غرض اس کا معیار یہ ہے کہ جن شکلوں کی طرف دیکھنے سے نفس کو حرام مزہ آئے ایسی شکلوں کی طرف دیکھنا حرام ہے اور حفاظتِ نظر اتنی اہم چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں عورتوں کو الگ حکم دیا يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ عورتیں

بھی اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں جبکہ نماز روزہ اور دوسرے احکام میں عورتوں کو الگ سے حکم نہیں دیا گیا بلکہ مردوں کو حکم دیا گیا اور عورتیں تابع ہونے کی حیثیت سے ان احکام میں شامل ہیں۔

اور بخاری شریف کی حدیث ہے:

﴿ زِنَی الْعَیْنِ النَّظَرُ ﴾

ترجمہ: آنکھوں کا زنا ہے نظر بازی

(بخاری ج ۲ کتاب الاستیذان باب زنی الجوارح دون الفرج ص ۹۲۳)

نظر باز اور زنا کار اللہ کی ولایت کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا جب تک کہ اس فعل سے سچی توبہ نہ کرے اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے:

﴿ لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ ﴾

(مشکوۃ، کتاب النکاح باب النظر الی المخطوبہ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے بدنظری کرنے والے پر اور جو

خود کو بدنظری کے لئے پیش کرے۔

پس ناظر اور منظور دونوں پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بددُعا فرمائی ہے۔ بزرگوں کی بددُعا سے ڈرنے والے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بددُعا سے ڈریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے صدقے ہی میں بزرگی ملتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی حسین پر نظر پڑ جائے تو فوراً ہٹا لو ایک لمحہ کو اس پر نہ رُکنے دو۔

پس قرآن پاک کی مندرجہ بالا آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں بدنظری کرنے والے کو تین برے القاب ملتے ہیں:

۱۔ اللہ و رسول کا نافرمان ۲۔ آنکھوں کا زنا کار ۳۔ ملعون

اگر کسی کو ان القاب سے پکارا جائے تو کس قدر ناگوار ہوگا۔ لہٰذا اگر ان القاب سے بچنا ہے تو نگاہوں کی حفاظت ضروری ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ صاحب لیا نہ دیا صرف دیکھ ہی تو لیا، یہ مولوی لوگ بے کار میں ڈنڈا لے کر ہمیں دوڑاتے ہیں۔ ارے مولوی لوگ نہیں دوڑاتے اللہ و رسول منع فرماتے ہیں۔ مولوی مسئلہ نہیں بناتا مسئلہ بتاتا ہے جیسا کہ اوپر قرآن وحدیث پیش کی گئی ہے۔ کیا یہ مولوی کی بات ہے؟ اور میں کہتا ہوں کہ نہ لیا نہ دیا صرف دیکھ لیا اگر اتنی معمولی بات ہے تو پھر کیوں دیکھتے ہو؟ نہ دیکھو! معلوم ہوا کہ دیکھ کر ضرور کچھ لیتے دیتے ہو جب ہی تو دیکھتے ہو اور وہ حرام لذت ہے جو آنکھوں سے دل میں امپورٹ (import) ہوتی ہے اور جس سے دل کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔

اللہ سے اتنی دوری کسی گناہ میں نہیں ہوتی جتنی اس گناہ سے ہوتی ہے، دل کا قبلہ ہی بدل جاتا ہے۔ دل کا رخ جو ۹۰ ڈگری اللہ کی طرف تھا بدنظری سے ۱۸۰ ڈگری کا انحراف ہوتا

ہے اور گویا اللہ کی طرف پیٹھ اور اس حسین کی طرف مکمل رخ ہوگیا۔ اب اگر نماز بھی پڑھ رہا ہے تو وہ حسین سامنے ہے، تلاوت بھی کر رہا ہے تو وہ حسین سامنے ہے، تنہائی میں ہے تو اسی حسین کا دھیان ہے۔ بجائے اللہ کے اب ہر وقت اس حسین کی یاد دل میں ہے۔ دل کی ایسی تباہی کسی اور گناہ سے نہیں ہوتی مثلاً نماز قضا کردی یا جھوٹ بول دیا یا کسی کو ستا دیا تو دل کا رخ مثلاً ۴۵ ڈگری اللہ سے پھر گیا۔ پھر توبہ کرلی، اہل حق سے معافی مانگ لی اور دل کا رخ پھر اللہ کی طرف صحیح ہوگیا لیکن بدنظری کا گناہ ایسا ہے کہ بندہ اللہ سے بالکل غافل ہوجاتا ہے اور وہ حسین دل میں بس جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا خاتمہ بھی خراب ہوگیا۔

کنز العمال کی حدیث ہے، اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ اِنَّ النَّظَرَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ مَسْمُوْمٌ مَنْ تَرَكَهَا مَخَافَتِیْ اَبْدَلْتُهٗ اِيْمَانًا يَّجِدُ حَلَاوَتَهٗ فِیْ قَلْبِهٖ ﴾

(کنز العمال، ج ۵ ص ۳۲۸)

ترجمہ: نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے زہر میں بجھا ہوا جس نے میرے خوف سے اس کو ترک کیا اس کے بدلے میں اس کو ایسا ایمان دوں گا جس کی مٹھاس کو وہ اپنے دل میں پالے گا۔

یعنی وہ واجد ہوگا اور حلاوتِ ایمانی اس کے دل میں موجود ہوگی۔ یہ تصورات، تخیلات اور وہمیات کی دُنیا نہیں ہے وحیِ الٰہی ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ تم تصور کرلو کہ ایمان کی مٹھاس دل میں آ گئی بلکہ یَجِدُ فرمایا کہ تم اپنے دل میں اس مٹھاس کو پاؤ گے۔

دوستو! عمل کر کے دیکھئے دل ایسی مٹھاس پائے گا

جس کے آگے ہفت اقلیم کی سلطنت نگاہوں سے گر جائے گی۔

علامہ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ رسالہ قشیریہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ نظر کی حفاظت کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کی مٹھاس لے لی لیکن اس کے بدلہ میں دل کی غیر فانی مٹھاس عطا فرمادی۔

اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

﴿ وَقَدْ وَرَدَ اَنَّ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ اِذَا دَخَلَتْ قَلْبًا لَا تَخْرُجُ مِنْهُ اَبَدًا (مرقاۃ ج ا ص ۴۷) ﴾

ترجمہ: حلاوتِ ایمان جس قلب میں داخل ہوتی ہے پھر کبھی نہیں نکلتی۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں

﴿ فَفِیْهِ اِشَارَةٌ اِلٰی بَشَارَةِ حُسْنِ الْخَاتِمَةِ (مرقاۃ) ﴾

اور اس میں حسن خاتمہ کی بشارت ہے کیونکہ جب ایمان دل سے

نکلے گا ہی نہیں تو خاتمہ ایمان ہی پر ہوگا لہٰذا حفاظتِ نظر حُسنِ خاتمہ کی بھی ضمانت ہے۔ دوستو! آجکل یہ دولتِ حُسنِ خاتمہ بازاروں میں، ایئرپورٹوں پر، اسٹیشنوں پر تقسیم ہورہی ہے۔ ان مقامات پر نگاہوں کو بچاؤ اور دل میں حلاوت ایمانی کا ذخیرہ کرلو اور حُسنِ خاتمہ کی ضمانت لے لو۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ آجکل اگر کثرتِ بے پردگی وعریانی ہے تو حلوۂ ایمانی کی بھی تو فراوانی ہے۔ نگاہیں بچاؤ اور حلوۂ ایمانی کھاؤ۔

۴۔ قلب کی حفاظت کرنا

نظر کی حفاظت کے ساتھ دل کی بھی حفاظت ضروری ہے۔ بعض لوگ نگاہِ چشمی کی تو حفاظت کرلیتے ہیں لیکن نگاہِ قلبی کی حفاظت نہیں کرتے یعنی آنکھوں کی تو حفاظت کرلیتے ہیں لیکن دل

کی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتے اور دل میں حسین شکلوں کا خیال لا کر حرام مزہ لیتے ہیں۔ خوب سمجھ لیں کہ یہ بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴾ (الآیہ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کی چوریوں کو اور تمہارے دلوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

تم دل میں جو حرام مزے اُڑاتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں ؎

چوریاں آنکھوں کی اور سینوں کے راز
جانتا ہے سب کو تُو اے بے نیاز

ماضی کے گناہوں کے خیالات کا آنا برا نہیں لانا برا ہے۔

اگر گندا خیال آجائے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں لیکن خیال آنے

کے بعد اس میں مشغول ہو جانا یا پرانے گناہوں کو یاد کر کے اس سے مزہ لینا یا آئندہ گناہوں کی اسکیمیں بنانا یا حسینوں کا خیال دل میں لانا یہ سب حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے اور دل میں گندے خیالات پکانے کا ایک عظیم نقصان یہ بھی ہے کہ اس سے گناہ کے تقاضے اور شدید ہو جاتے ہیں جس سے اعضاءِ جسم کے گناہ میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں اور ان حرام کاموں سے بچائیں جس کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔

مذکورہ بالا اعمال پر توفیق کے لئے چار تسبیحات

مذکورہ بالا چار حرام کاموں سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل چار وظائف ہیں جن کے پڑھنے سے روح میں طاقت آئے گی اور جب روح طاقتور ہو جائے گی تو گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔

۱۔ ایک تسبیح یعنی (۱۰۰) بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھیں

مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے:

﴿ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَیْسَ لَھَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰہِ ﴾

(مشکوٰۃ باب ثواب التسبیح والتحمید و التھلیل والتکبیر ص ۲۰۲)

ترجمہ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ میں اور اللہ تعالیٰ میں کوئی پردہ نہیں ہے۔

جب بندہ زمین پر یہ کلمہ پڑھتا ہے تو عرشِ اعظم پر اس کی لَآ اِلٰہ پہنچتی ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب لَآ اِلٰہ کہیں تو ہلکا سا دھیان کریں کہ میری لَآ اِلٰہ عرشِ اعظم تک پہنچ گئی اور جب اِلَّا اللّٰہ کہیں تو ہلکا سا دھیان کریں کہ عرشِ اعظم سے ایک نور کے ستون کے ذریعہ اللہ کا نور میرے دل میں داخل ہو رہا ہے۔ ہلکا سا دھیان کریں، دماغ پر زیادہ زور نہ ڈالیں۔ اندازہ سے آٹھ دس مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے کے بعد

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلَّم کہہ کر کلمہ کو پورا کریں۔

۲۔ ایک تسبیح یعنی سو (۱۰۰) بار اللہ اللہ پڑھیں

پہلے اللہ پر جَلَّ جَلَالُہٗ کہنا واجب ہے یعنی ایک مجلس میں جب اللہ کا نام آئے تو ایک بار جَلَّ جَلَالُہٗ کہنا واجب ہے۔ محبت سے اللہ کا نام لیں اور سوچیں کہ ایک زبان میرے منہ میں ہے اور ایک زبان میرے دل میں ہے اور دونوں سے ساتھ ساتھ اللہ کا نام نکل رہا ہے اور میرے بال بال سے اللہ کا نام نکل رہا ہے۔ ہلکا سا دھیان کافی ہے دماغ پر زیادہ زور نہ ڈالیں اور درمیان میں کبھی کبھی احقر کا یہ شعر پڑھیں تو اور لطف آئے گا۔

اللہ اللہ کیسا پیارا نام ہے
عاشقوں کا مینا اور جام ہے

۳۔ ایک تسبیح یعنی سو (۱۰۰) بار استغفار کی پڑھیں

مثلاً ﴿ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ ﴾

ترجمہ: اے اللہ ہمارے گناہوں کو بخش دیجیے اور ہم پر رحم کیجیے کیونکہ آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اور رحمت کی چار تفسیریں ہیں جو حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائیں:-

(۱) **توفیقِ طاعت**: گناہوں کی نحوست کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور فرماں برداری کی توفیق چھن جاتی ہے تو بندہ اللہ سے معافی مانگ کر یہ رحمت طلب کر رہا ہے کہ ہمیں پھر سے عبادت اور اپنی فرماں برداری کی توفیق عطا فرما دیجیے جو ہماری نالائقیوں کی وجہ سے چھن گئی اور اب میں نے آپ سے اپنی

خطاؤں کی معافی مانگ لی ہے لہٰذا پھر سے یہ توفیق جاری فرما دیجئے۔

(۲) فراخیِ معیشت: گناہوں کی وجہ سے ہماری روزی بھی تنگ ہو جاتی ہے تو بندہ معافی مانگ کر یہ مانگ رہا ہے کہ ہماری روزی کو کشادہ کر دیجئے اور اس میں برکت بھی عطا فرما دیجئے اور برکت کے معنی ہیں قلیل کثیر النفع کمیت تھوڑی ہو لیکن نفع کثیر ہو۔

(۳) بے حساب مغفرت: رحمت کی تیسری تفسیر ہے بے حساب مغفرت، اے اللہ قیامت کے دن ہمارا حساب کتاب نہ لیجئے کیونکہ آپ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ نُوْقِشَ عُذِّبَ جس سے حساب لیا جائے گا یعنی جس سے دارو گیر و مناقشہ کیا جائے گا اس کو عذاب دیا جائے گا اس لئے اے اللہ قیامت کے دن ہماری بے حساب مغفرت فرما دیجئے۔

(۴) **دخولِ جنت** : اور رحمت کی چوتھی تفسیر ہے جنت میں دخولِ اوّلین یعنی بندہ کی طرف سے یہ درخواست ہے کہ اے اللہ میں نے آپ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لی اب قیامت کے دن مجھے سزا نہ دیجئے بغیر سزا اور عذاب کے مجھے جنت میں داخلہ اولین نصیب فرما دیجئے۔

۴۔ درود شریف کی ایک تسبیح یعنی سو (۱۰۰) بار

روزانہ سو بار درود شریف پڑھیں:

﴿ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ﴾

یہ مختصر درود شریف بھی حدیث پاک میں وارد ہے۔

اور درود شریف پڑھنے کا ایک دل نشین طریقہ میرے شیخِ اوّل حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس

طرح بتایا تھا کہ درود شریف پڑھتے ہوئے یہ سوچ کہ میں روضۂ مبارک میں مواجہہ شریف کے سامنے کھڑا ہوں اور آسمان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت کی جو بے شمار بارش ہو رہی ہے اس کے کچھ چھینٹے مجھ پر بھی پڑ رہے ہیں۔

قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ پہلے استغفار پڑھیں یا درود شریف؟ فرمایا کہ پہلے گندے اور میلے کپڑے دھوتے ہو یا عطر لگاتے ہو؟ لہٰذا پہلے روح کو گناہوں کی گندگیوں سے استغفار کے ذریعہ پاک کرلو پھر درود شریف کا عطر لگاؤ۔

مذکورہ بالا تسبیحات پابندی سے پڑھنے سے دل نُور سے بھر جائے گا، روح میں طاقت آجائے گی اور گناہوں کی ظلمت سے وحشت ہونے لگے گی۔ یہی فرق ہے ذاکر اور غیر ذاکر میں کہ

ذاکر سے اگر کبھی خطا ہو جاتی ہے تو اس کو فوراً ظلمت کا احساس ہو جاتا ہے کیونکہ وہ صاحبِ نُور ہے، ظلمت آتے ہی تڑپ جاتا ہے۔ اس لئے فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر اور گناہوں کی تلافی کر کے پھر نور کو اللہ تعالیٰ سے بحال کرالیتا ہے اور غیر ذاکر مثل اندھے کے ہے جس کو اندھیرے کا احساس ہی نہیں ہوتا۔

لہٰذا ان تسبیحات پر پابندی کے ساتھ عمل کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ روح میں نفس وشیطان سے مقابلہ کی زبردست قوت پیدا ہو جائے گی اور مذکورہ بالا حرام اعمال سے بچنا آسان ہو جائے گا اور ایک دن ایسا آئے گا کہ گناہ کرنے کی ہمت نہ ہوگی اور گناہوں سے حفاظت پر ہی اللہ تعالیٰ کی دوستی موقوف ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اِنْ اَوْلِيَاءُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ﴾

یعنی میرا کوئی دوست نہیں ہے لیکن صرف وہ بندے
جو گناہ نہیں کرتے

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی دوستی کی بنیاد تقویٰ ہے حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ کی ولایت کا سب سے اعلیٰ مقام صدیقیت، تقویٰ پر ہی موقوف ہے۔ جو جتنا بڑا متقی ہے اتنا ہی بڑا اللہ کا ولی ہے کیونکہ گناہوں سے بچنے سے دل کو غم ہوتا ہے اور صبر کا تلخ گھونٹ پینا پڑتا ہے تو اسی غم پر اللہ تعالیٰ نے اپنی دوستی کا انعامِ عظیم فرمایا۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائیں، تقویٰ کامل نصیب فرمائیں اور بدونِ استحقاق محض اپنے کرم سے ہم سب کو ولایتِ صدیقیت کی منتہا تک پہنچادیں، آمین۔

آفتاب بر حدث ہائی زند
لطفِ عام تو نمی جوید سند

اے اللہ آپ کا سورج نجاستوں پر پڑتا ہے تو ان کو بھی اپنے فیض سے محروم نہیں کرتا کیونکہ آپ کا کرم قابلیت نہیں تلاش کرتا۔ پس اے آفتابِ کرم! اپنی ایک شعاعِ کرم اِس نااہل پر بھی ڈال دیجئے اور جذب فرما کر اپنا بنا لیجئے، آمین۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

☆☆☆☆☆

مایوس نہ ہوں اہلِ زمیں اپنی خطا سے
تقدیر بدل جاتی ہے مضطر کی دُعا سے

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

دُعا

ایسی صورت جو مجھے آپ سے غافل کر دے
اے خدا اس سے بہت دُور مرا دل کر دے

اپنی رحمت سے تُو طوفان کو ساحل کر دے
ہر قدم پر تُو مرے ساتھ میں منزل کر دے

اے خدا دل پہ مرے فضل وہ نازل کر دے
جو مرے دردِ محبت کو بھی کامل کر دے

عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

نہیں علاج کوئی ذوقِ حُسن بینی کا
مگر یہی کہ بچا آنکھ بیٹھ گوشے میں
اگر ضرور نِکلنا ہو تجھ کو سُوئے چمن
تو اہتمامِ حفاظتِ نظر ہو توشے میں

عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم